بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۲ | ۲۹ ماہ احسان ۱۳۲۳ ہش | ۷ رجب ۱۳۶۳ھ | ۲۹ جون ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۵۰

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۷ ماہ احسان۔ کل شام کے قریب بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی۔ کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ڈلہوزی پہنچ گئے۔ اور حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

قادیان ۲۸ ماہ احسان۔ حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کے متعلق کل بذریعہ فون لاہور سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ طبیعت گذشتہ شب خراب رہی لیکن کل صبح کچھ بہتر ہوگئی۔ احباب خاص طور پر دعائے صحت کرتے رہیں۔

افسوس حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی بعمر قریباً ۹۰ سال وفات پا گئے۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ایک بڑے مجمع کے ساتھ جنازہ پڑھایا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب اور حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے جنازہ کو کندھا دیا۔ اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں — کل بعد نماز مغرب مسجد دارالبرکات میں زیر صدارت حضرت مولوی شیر علی صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں کئی اصحاب نے تقریریں کیں۔

ملفوظات حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۴ اپریل ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

آج حضور پہلی مرتبہ مسجد مبارک میں شہ نشین پر تشریف فرما ہوئے جس کی شکل یہ ہے [diagram] جو چھوٹے چھوٹے بنچوں کو ملا کر بنائی جاتی ہے۔ نمبر ایک پر حضور تشریف رکھتے ہیں اور ارد گرد بغیر کسی تخصیص کے جن اصحاب کو موقع ملے بیٹھ جاتے ہیں۔

کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تین جھوٹ بولے؟

ایک صاحب نے سوال کیا۔ کہ بخاری میں آتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تین جھوٹ بولے۔ اس حدیث کا کیا مطلب ہے ایک واقعہ لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک جابر بادشاہ کے علاقہ میں سے گذر رہے تھے۔ کہ اس نے آپ کی بیوی کے متعلق یہ شہرت سنی۔ کہ وہ خوبصورت ہے۔ اس نے انہیں بلوا بھیجا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہیں بھیج تو دیا۔ مگر ساتھ ہی کہا کہ بتانا نہیں میں اس کی بیوی ہوں۔ کیونکہ میں نے اُسے کہہ دیا ہے۔ کہ تم میری بہن ہو۔ اس پر اس بادشاہ کو کچھ ایسی سرزنش ہوئی۔ کہ وہ ڈر گیا۔ اور اس نے آپ سے معافی مانگی۔ اور کہا کہ آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ یہ آپ کی بیوی ہیں۔

نبی جھوٹ نہیں بولتا

جہاں تک یہ سوال ہے۔ کہ آیا کوئی نبی جھوٹ بول سکتا ہے یا نہیں؟ یہ مسئلہ بالکل آسان ہے۔ بغیر کسی تردد کے اور بغیر کسی قسم کے شک و شبہ کے ہم فوراً کہہ سکتے ہیں کہ نبی جھوٹ نہیں بولا کرتا۔ اور یہ کہ جس شخص نے نبی کی طرف جھوٹ منسوب کیا ہے۔ وہ یقیناً رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں نہ آپ کے صحابہ میں سے کوئی صحابی ہے۔ بہرحال بعد کے راویوں میں سے کوئی راوی ہے

مسلمان راوی کا جھوٹ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ۔ جو شخص جان بوجھ کر میرے متعلق جھوٹ بولتا ہے۔ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اب یہ جھوٹ بولنے والا کوئی مسلمان ہی ہو سکتا ہے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا۔ کہ کوئی عیسائی یہ کہے کہ میں نے فلاں عیسائی سے سُنا۔ اور اس نے فلاں عیسائی سے سُنا اور اس نے فلاں عیسائی سے سُنا۔ اور اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا۔ بہرحال یہ کوئی مسلمان کہلانے والا ہی ہوگا۔ اور مسلمان راوی ہی اس کی روایت سُنائیں گے۔ پس جب یہ ممکن ہے۔ کہ ایک مسلمان کہلانے والا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ بول سکتا ہے۔ تو اس میں کیا تعجب ہے کہ ایک مسلمان کہلانے والا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر جھوٹ باندھ دے۔ جو شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق جھوٹ بول سکتا ہے۔ وہ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ سب پر بھی جھوٹ بول سکتا ہے۔ آخر ان انبیاء کے متعلق جو عزت مسلمانوں کے دلوں میں پائی جاتی ہے۔ وہ یقیناً اس عزت سے کم ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت ان کے دلوں میں پائی جاتی ہے۔ پھر جو شخص اتنا دلیر ہوگا کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ بول لے گا۔ اس کے لئے یہ کیا مشکل ہے۔ کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر جھوٹ بول لے۔ پس جہاں تک عقلی امکانات کا سوال ہے۔ ان انبیاء کے متعلق لوگوں کا جھوٹ بولنا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق جھوٹ بولنے سے زیادہ ممکن ہے اگر کوئی کہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہ ممکن ہی نہیں۔ کہ لوگ جھوٹ بولیں۔ تو سوال یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر یہ کیوں کہا کہ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ۔ آپ کا یہ فرمانا درحقیقت ایک پیشگوئی تھی۔ کہ میری اُمت میں ایسے لوگ بھی ہوں گے۔ جو میرے متعلق جھوٹ اور کذب بیانی سے کام لیں گے۔ اور جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بھی بعض مسلمان کہلانے والے جھوٹ بول سکتے ہیں۔ تو اس امکان کے ہوتے ہوئے حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے متعلق اس بات کا زیادہ امکان پایا جاتا ہے۔ کہ ایسے مسلمان ان کے متعلق جھوٹ سے کام لیں۔ پس جہانتک مسئلہ کا سوال ہے۔ جہانتک خلافِ اخلاق اور خلاف ایمان بات کہنے کا سوال ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ نبی جھوٹ نہیں بولا کرتا۔ اور اگر کوئی شخص ایسی کوئی حدیث ہمارے سامنے پیش کرے گا۔ تو ہم اُسے کہیں گے۔ کہ ہم تمہاری بات ماننے کے لئے تیار نہیں۔ خدا تو کہتا ہے کہ نبی جھوٹ نہیں بولا کرتے۔ پھر ہم یہ حدیث کس طرح تسلیم کر لیں۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تین جھوٹ بولے۔

بخاری کی سب حدیثیں سچی ہیں

لیکن اس بارہ میں میرے لئے ایک مشکل ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے رویاء کے ذریعہ بتایا ہے کہ بخاری میں جس قدر حدیثیں ہیں وہ سب سچی ہیں۔ اور چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق بخاری میں ہی ثلاث کذبات کے الفاظ آتے ہیں اس لئے سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر اس کا مفہوم کیا ہوا؟

اصل مفہوم کیا ہے

جہاں تک کذبات کے لفظ کا سوال ہے

ایڈیٹر۔ غلام نبی
بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان [illegible]

اس حد تک یہ بات بالکل صاف ہے۔ کہ کذب کے معنے عربی زبان کے محاورہ کے مطابق کوئی ایسی بات کہنے کے بھی ہوتے ہیں۔ جو دوسروں کی نگاہ میں جھوٹ نظر آئے لیکن ہو سچی۔ اور یہ بالکل قرین قیاس ہے کہ کسی موقعہ پر آپ نے کوئی ایسی بات کہہ دی ہو جس پر اس نقطہ نگاہ سے کذب کا لفظ اطلاق پاسکتا ہو۔ کہا جاتا ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک بیوی ان کے رشتہ داروں میں سے تھیں۔ پس ممکن ہے۔ کسی مجلس میں آپ سے کسی نے پوچھا ہو۔ کہ وہ آپ کی کیا لگتی ہیں۔ تو آپ نے وہ رشتہ بیان کردیا ہو۔ جو جدی ہو۔ اور اس کے لئے حدیث میں کذب کا لفظ استعمال کیا گیا ہو۔ بخاری کے الفاظ اس وقت میرے ذہن میں مستحضر نہیں ہیں لیکن جہاں تک اس لفظ کا تعلق ہے۔ یہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کوئی ایسی بات کہی جس کے معنے لوگوں نے غلط لے لئے۔ اور اس بات کو تسلیم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ہزاروں دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ انسان کوئی بات کہتا ہے۔ اور دوسرا اس کا غلط مفہوم لے لیتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بھی آتا ہے۔ کہ آپ جب کسی غزوہ پر تشریف لے جاتے تو دوسری جہت کیطرف چل پڑتے۔ مثلاً مشرق کیطرف آپ نے جانا ہوتا تو مغرب کیطرف چل پڑتے۔ یا مغرب کیطرف جانا ہوتا تو مشرق کیطرف چل پڑتے۔ اور دو تین میل کا چکر کاٹ کر صحیح جہت کی طرف روانہ ہوتے۔ تاکہ منافق کہیں کفار کو خبر نہ پہنچادیں۔ کہ کس مقام پر حملہ کرنے کا ارادہ ہے۔ اب جہاں تک اس فعل کا تعلق ہے۔ عربی محاورہ کے مطابق اس پر کذب کے لفظ کا اطلاق ہوسکتا ہے۔ کیونکہ یہی نظر آتا تھا۔ کہ آپ نے جانا ادھر طرف ہوتا تھا۔ مگر آپ جاتے ادھر طرف تھے۔ لیکن دنیا کا کوئی ضابطہ اخلاق اس کو برا قرار نہیں دیتا۔ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اگر کسی وقت بغیر اس کے کہ وہ بات۔ واقعہ کے خلاف ہو دشمن کو غافل رکھنے یا اس کی شرارت سے بچنے کے لئے کوئی ایسی بات کہہ دی ہو۔ جو اپنی ذات میں سچی ہو۔ لیکن دشمن نے غلط نتیجہ نکالا ہو۔ تو یہ ہرگز قابل اعتراض بات نہیں ہوسکتی۔

الحرب خدعۃٌ کا مطلب

یہی معنے اس حدیث کے بھی ہیں۔ کہ الحرب خدعۃٌ بعض لوگ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ لڑائی میں دھوکا اور فریب جائز ہوتا ہے۔ حالانکہ اگر یہ بات ہوتی۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بجائے یہ فرمانے کے کہ الحرب خدعۃٌ یہ فرماتے کہ الخدعۃ جائز فی الحرب یا الخدعۃُ مرخصٌ فی الحرب یا الخدعۃُ حلال فی الحرب۔ مگر آپ نے یہ نہیں فرمایا بلکہ فرمایا ہے الحربُ خدعۃٌ۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ لڑائی اپنی ذات میں دھوکا ہوتی ہے۔ بائیں طرف حملہ کرنا ہوتا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دائیں طرف چل پڑتے دائیں طرف حملہ کرنا ہوتا تو بائیں طرف چل پڑتے۔ آجکل جنگ کے جو حالات شائع ہوتے ہیں۔ ان سے بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ آجکل اسی طریق کو اختیار کیا جارہا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ روسیوں نے جرمنوں پر فلاں طرف سے حملہ کردیا ہے۔ لیکن چار پانچ دن کے بعد پتہ لگتا ہے۔ کہ اصل حملہ اور طرف کیا جارہا ہے۔ لڑائی کے متعلق یہ قیاس کرلینا کہ جس رنگ میں وہ جاری ہے۔ درحقیقت اندرونی طور پر بھی وہی رنگ اختیار کیا گیا ہے بے وقوفی ہوتی ہے۔ انسان اپنے دشمن کو ہوشیار نہیں کرسکتا۔ اور اس وجہ سے لازماً اسے ایسے افعال کرنے پڑتے ہیں۔ جن سے دشمن دھوکا کھا جاتا ہے۔ آخر ہم پر یہ تو کوئی ذمہ داری نہیں۔ کہ ہم دشمن کو بتائیں۔ کہ ہم نے کس طرف سے اس پر حملہ کرنا ہے۔ یہ اس کا کام ہے۔ کہ وہ معلوم کرے۔ اور اگر معلوم نہیں کرتا۔ تو یہ اس کی بے وقوفی ہوگی۔ عام حالات میں بھی دنیا میں روزانہ یہ طریق اختیار کیا جاتا ہے۔ مثلاً کسی شخص پر کتا حملہ کرے تو دستور ہے۔ کہ وہ زمین پر اس طرح جھکتا ہے۔ جیسے روڑا اٹھا کر اسے مارنے لگا ہے۔ اور کتا یہ دیکھ کر بھاگ جاتا ہے۔ اب کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ فلاں شخص بڑا جھوٹا اور غیر متقی ہے۔ کیونکہ اس نے ایسا فعل کیا۔ جو امر واقعہ کے خلاف تھا۔ اس پر کوئی شخص اعتراض نہیں کرسکتا۔ کیونکہ الحربُ خدعۃٌ لڑائی کا فعل ہی ایسا ہے جس میں دوسرے کو غافل رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یا اگر کوئی شخص تلوار سے کر حملہ کرتا ہے۔ اور دوسرا شخص اس کے جواب میں اپنے جیب میں اس طرح ہاتھ ڈالتا ہے کہ گویا وہ پستول نکالنے لگا ہے۔ اور یہ دیکھ کر دوسرا شخص بھاگ جاتا ہے۔ تو یہ ہرگز نہیں کہا جاسکتا۔ کہ فلاں نے دھوکا دیا۔ یا کیوں اس نے جھوٹ موٹ اپنی جیب میں ہاتھ ڈال لیا۔ اس کا کام تو یہ تھا۔ کہ کہتا میرے پاس مقابلہ کے لئے کوئی چیز نہیں یا فرض کرو رات کو چور آجاتا ہے اور یہ اسے دیکھ کر شور مچا دیتا۔ اور ہمسائیوں کا نام لیکر ان کو آواز دیتا ہے۔ اور چور بھاگ جاتا ہے۔ تو یہ نہیں کہا جائیگا۔ کہ اس کے ہمسائے تو سو رہے تھے۔ اس نے ان کا نام کیوں لیا۔ بلکہ سب اس کی ہوشیاری کی تعریف کریں گے۔

جھوٹ کیا ہے؟

اسی طرح کے بعض افعال اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کئے ہوں۔ تو یہ ہرگز قابل اعتراض بات نہیں ہوسکتی۔ جھوٹ یہ ہوتا ہے۔ کہ جہاں اخلاقی طور پر کوئی بات کہنی ضروری ہو یا شریعت کسی بات کے کہنے کا حکم دیتی ہو۔ یا دنیا کے معاملات میں امید کی جاتی ہو۔ کہ وہاں انسان صحیح طور پر تمام حالات بیان کردے گا۔ وہاں اخفاء حق سے کام لیا جائے۔ اور سچائی کو چھپانے کی کوشش کی جائے۔ یہ بات واقعہ میں قابل اعتراض ہوتی ہے۔ لیکن اگر یہ نہیں تو اس کا نام جھوٹ نہیں ہوگا۔ میری ایک بیوی میرے ماموں کی بیٹی ہیں۔ کئی دفعہ مذاقاً میں نے ان کے متعلق کہا ہے۔ کہ یہ میری ماموں زاد ہیں۔ اور یہ ہرگز جھوٹ نہیں ہوتا۔ اس واقعہ کی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق بیان کیا جاتا ہے جو تفصیلات یہودی کتب کی ہیں۔ حدیث میں ان کا ذکر نہیں۔ ان کو تو ہم ماننے کو تیار نہیں۔ لیکن جس حد تک واقعہ بخاری میں ہی آتا ہے۔ ہم اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ مگر یہ کہتے ہیں۔ کہ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ حضرت ابراہیمؑ نے جھوٹ بولا۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ تین دفعہ ایسا موقعہ پیش آیا۔ کہ حضرت ابراہیمؑ نے ایک بات کہی۔ جس کے لوگوں نے ایسے معنے کئے جن کی بناء پر بعد میں انہوں نے حضرت ابراہیم کو جھوٹا کہا۔ مگر وہ غلطی پر تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو کچھ کہا تھا۔ وہ سچ تھا۔ ان لوگوں نے خود غلطی کی۔ یہ ان لوگوں کا اپنا قصور تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اس کی کوئی ذمہ واری نہیں۔

وہ مرحومین جن کا جنازہ حضرت امیرالمومنین ایداللہ نے پڑھا

حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۳ احسان بعد نماز جمعہ پڑھائی۔

(۱) جناب مرزا ناصر علی صاحب امیر جماعت احمدیہ فیروز پور
(۲) اہلیہ صاحبہ شیر محمد خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بستی بزدار۔ جنازہ پڑھنے والے چند احمدی تھے۔
(۳) ملک سیر احمد صاحب سندھ کی والدہ صاحبہ۔ جنازہ پر صرف ایک احمدی تھا۔
(۴) محمد حسین صاحب کوہاٹ کی والدہ صاحبہ۔ جنازہ پر صرف تین احمدی تھے۔
(۵) چوہدری جھنڈے خان صاحب سکرٹری تعلیم ضلع رحیم یار خان کا لڑکا فوت ہوگیا صرف ۴۔ ۵ آدمیوں نے جنازہ پڑھا
(۶) مولوی غلام رسول صاحب امیر جماعت احمدیہ مجوکہ۔ ان کی خواہش کے مطابق۔
(۷) سعید احمد صاحب سمبل پور اڑلیسہ کی اہلیہ صاحبہ " " "
(۸) سید محمد محسن صاحب سداننِد پور اڑلیسہ کا لڑکا فوت ہوگیا۔ چند آدمیوں نے جنازہ پڑھا۔
(۹) مرزا ظہور احمد صاحب پسر مرزا برکت علی صاحب " " "
(۱۰) مستری محمد ابراہیم صاحب باغبانپورہ لاہور کی والدہ صاحبہ
(۱۱) عبدالرحیم صاحب کھوپالی کا لڑکا رشید احمد " " "
(۱۲) شیخ حمید احمد صاحب جن کے بیوی بچے برہما سے واپسی پر راستے میں فوت ہوگئے

اعلان نکاح حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۵ ماہ احسان مولوی خورشید احمد صاحب واقف زندگی کا نکاح جناب مولوی ابوالعطا صاحب جالندہری کی لڑکی امۃ اللہ بیگم صاحبہ سے پانصد روپیہ [illegible]

لنڈن کی مشہور سیرگاہ ہائڈ پارک میں مذہبی مباحثات

اسلام کی صداقت اور عیسائیت کے نقائص پر ایک انگریز سے گفتگو

انگریز سامعین کی بہت بڑی اکثریت نے احمدی مبلغ کے حق میں ووٹ دیئے صرف ایک ووٹ انگریز مناظر کو ملا۔

رسول کریمؐ کے متعلق بائیبل میں پیشگوئیاں

مکرم مولوی جلال الدین صاحب امام مسجد احمدیہ لنڈن و مبلغ اسلام نے اپنے خط میں جو خوشخبری کو لکھے ہیں وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

گذشتہ رپورٹ میں میں نے ہائڈ پارک میں ایک مباحثہ ہونے کا ذکر کیا تھا۔ اسکے بعد ایام زیر رپورٹ میں پہلا مباحثہ ۱۴ اپریل کو ہؤا وقت ۶ بجے شام سے آٹھ بجے تک تھا مضمون پہلا ہی تھا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بائیبل میں پیشگوئیاں جن نے استثنا باب ۱۸ کی پیشگوئی کے علاوہ دوسری پیشگوئیاں پیش کیں۔ لیکن مسٹر گرین نے بجائے ان پر بحث کرنے کے دوزخ و جنت کی بحث شروع کر دی۔ قرآن مجید سے دوزخیوں کی سزا بیان کر کے کہنے لگا۔ کہ دیکھو مسلمانوں کا خدا کیسا خوفناک اور خطرناک ہے۔ میں نے کہا کہ مسٹر گرین اصل موضوع بحث سے دور جارہے ہیں۔ دوزخ کے متعلق تو انجیل میں بھی ذکر ہے۔ میں نے وہ آیات پیش کیں جن میں لکھا ہے۔ کہ مسیح جب دوبارہ آئے گا۔ تو نافرمانوں کو ہمیشہ کی آگ میں ڈالے گا۔ اور وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا وغیرہ کیا وہ خدا رحیم و غفور ہو سکتا ہے۔ جو بغیر انتقام لینے کے کسی کا گناہ نہیں بخش سکتا۔ اور اپنے غفور و رحیم ہونے کا ثبوت یہ دیتا ہے۔ کہ اپنے معصوم و بیگناہ بیٹے کو نہایت بے دردی اور بے رحمی سے ظالمانہ طور پر قتل کر دیتا ہے۔ لیکن قرآن کہتا ہے۔ یا عبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسھم لاتقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا حاضرین پر بہت اچھا اثر ہؤا۔

کیا موجودہ اناجیل الہامی ہیں

دوسرا مباحثہ ۲۱ اپریل کو ہؤا۔ موضوع مباحثہ اناجیل تھیں۔ کہ آیا ان میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہ درست اور الہامی ہے۔ مسٹر گرین نے اپنی پہلی تقریر میں مختلف لوگوں کی شہادات پیش کیں۔ کہ اناجیل کب لکھی گئیں اور کس نے لکھیں۔ ان کی شہادتوں میں بھی اختلاف پایا جاتا تھا۔ انہوں نے بیس منٹ اس پر صرف کئے۔ میں نے کہا آپ بتائیں موجودہ اناجیل میں جو کچھ لکھا ہے۔ کیا وہ درست اور الہامی ہے؟ اس نے کہا ہاں درست ہے۔ اور پرانے عہد نامہ کے بالکل مطابق ہے۔ اس پر میں نے اپنی تقریر میں یسوع مسیح کے نسب نامہ مندرجہ متی پر ۱۷ اعتراضات کئے۔ اور اسکی غلطیاں بتائیں۔ اور پرانے عہد نامہ سے اسکی مخالفت ثابت کی۔ وہ ان میں سے ایک اعتراض کا بھی جواب نہ دے سکے اور کہنے لگے۔ ان کے جواب کے لئے تیاری کی ضرورت ہے۔ اور ادھر ادھر کی باتیں شروع کر دیں۔ کہ قرآن میں لکھا ہے انجیلوں پر ایمان لانا ضروری ہے میں نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ قرآن میں کہیں نہیں لکھا۔ کہ ہم متی یا لوقا یا مرقس یا یوحنا کی تحریرات پر ایمان لائیں۔ ورنہ مسٹر گرین بتائیں۔ کہ کس آیت میں متی یا مرقس وغیرہ کا ذکر ہے۔ پھر میں نے پرانے عہد نامہ اور نئے عہد نامہ کے متخالف بیانات پیش کئے۔ نیز اناجیل کے آپس کے اختلافات بتائے وہ ان کا بھی جواب نہ دے سکے۔ حاضرین سمجھ گئے۔ کہ مسٹر گرین جواب نہیں دے سکتے۔ میں نے اپنی آخری تقریر میں کہا کہ مسٹر گرین کہتے ہیں کہ میرے سوالات کے جوابات کے لئے انہیں تیاری کی ضرورت ہے لہٰذا میں انہیں وقت دینے کو تیار ہوں۔ آئندہ جمعہ کو جو مباحثہ ہو وہ انہی سترہ ۱۷ سوالات کے متعلق ہو۔ جو میں نے یسوع مسیح کے نسب نامہ مندرجہ متی پر کئے ہیں۔ آٹھ دن میں وہ جواب تیار کر سکتے ہیں۔ لیکن انہوں نے کہا۔ کہ پہلا مضمون پیشگوئیوں کے متعلق ابھی مکمل نہیں ہؤا تھا۔ جو مسٹر شمس نے دوسرا مضمون شروع کر دیا۔ میں نے کہا دونوں کی رائے سے یہ موضوع قرار پایا تھا۔ پیشگوئیوں کے متعلق دو روز مباحثہ ہو چکا ہے۔ اور حاضرین نے دونوں کے خیالات سن لئے ہیں۔ اور وہ اس سے خود نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ کہ کس کے دلائل زبردست ہیں۔

حاضرین کی کثرت احمدی مبلغ کے حق میں

حاضرین میں سے ایک نے کہا کہ ووٹ لئے جائیں۔ جب یہ دریافت کیا گیا۔ کہ جو سمجھتے ہیں کہ پیشگوئیوں پر کافی بحث ہو چکی ہے۔ وہ ہاتھ اٹھائیں۔ اس پر بہت سے حاضرین نے ہاتھ اٹھائے۔ مسٹر گرین نے کہا۔ کہ یہ تو یکطرفہ رائے ہوئی۔ میں نے کہا اچھا جو اس کے مخالف ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں۔ تو صرف ایک نے ہاتھ اٹھایا۔ پھر میں نے کہا۔ کہ اگرچہ مسٹر گرین نے آج کے سوالات کے متعلق کہا تھا۔ کہ ان کے جوابات کی تیاری کے لئے وقت چاہیئے۔ اور میں نے کہا اگلے جمعہ تک مسٹر گرین تیاری کر کے جواب دیں۔ مگر وہ پھر بھی جوابات دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور پیشگوئی مندرجہ استثنا باب ۱۸ پر پھر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ حاضرین گو میرے خیال سے کہ اس پر کافی بحث ہو چکی ہے متفق ہیں۔ تاہم مسٹر گرین کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے میں یہ امر منظور کر لیتا ہوں۔ کہ آئندہ اس پیشگوئی پر بحث ہو۔ مباحثہ کے اختتام پر مصری سفارت خانہ کے ایک دوست مسٹر احمد کمال ملے اور انہوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ وہ پھر بھی اس مباحثہ کو سننے کے لئے آئیں گے۔

استثناء باب ۱۸ کے مصداق یسوع مسیح ہیں

تیسرا مباحثہ بروز جمعہ ۲۸ اپریل کو ہؤا۔ مسٹر گرین نے پہلے تو استثنا باب ۱۸ کی پیشگوئی کے متعلق بیان کیا۔ کہ اس کا مصداق یسوع مسیح ہیں۔ میں نے جواب میں اسکی تمام وجوہ کی تردید کی۔ اور پیشگوئی کا اصل مصداق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قرار دیکر آٹھ وجوہ اس امر کے ثبوت میں پیش کئے۔ مسٹر گرین نے دوسری تقریروں میں حسب عادت اصل موضوع کو چھوڑ کر کفارہ وغیرہ امور بیان کئے۔ اور قرآن مجید کی آیت ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض کا ترجمہ میور کی کتاب سے یہ بتایا۔ کہ بعض حصہ کتاب کا مانتے ہیں۔ اور بعض حصہ کا انکار کرتے ہیں۔ میں نے پوری آیت پڑھ کر بتایا۔ کہ اس میں خدا اور رسولوں پر ایمان و انکار کے لحاظ سے لوگوں کی اقسام بتائی گئی ہیں۔ مسٹر گرین میرے پیش کردہ دلائل کا جواب تو نہ دے سکے۔ لیکن کہا۔ کہ یسوع مسیح نے پیشگوئی کی تھی۔ کہ میرے بعد جھوٹے نبی آئیں گے۔ لہٰذا محمدؐ سچے نہیں ہو سکتے۔ میں نے دریافت کیا۔ کیا سچے نبی بھی ہوں گے۔ اس نے کہا کہ ہاں میں نے انجیل متی سے بتایا۔ کہ یہ جھوٹے نبی جن کے متعلق مسیح نے پیشگوئی کی تھی۔ وہ عیسائیوں میں سے ہونے تھے۔ جنہوں نے مسیح کے نام پر نبوت کرنی تھی۔ اور شاگردان مسیح نے اپنے خطوط میں ان کے ظاہر ہو جانے کا اقرار کیا ہے۔ اور مسیح نے خود سچے اور جھوٹے نبی کی شناخت کا جو معیار بتایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے۔ اور برا درخت برا پھل۔ لہٰذا تم انہیں ان کے پھلوں سے پہچانو گے۔ جو درخت برا پھل لاتا ہے۔ وہ کاٹا جاتا ہے۔ اور آگ میں ڈالا جاتا ہے۔ دوسرے مقام پر انہوں نے فرمایا۔ وہ پودا جسے میرے آسمانی باپ نے نہیں لگایا۔ وہ جڑ سے اکھیڑا جائے گا۔ اس معیار کے مطابق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اپنے مشن میں کامیاب ہوئے۔ اور انہیں مطابق پیشگوئی استثنا باب ۱۸ اور وعدہ واللہ یعصمک من الناس کوئی شخص قتل نہ کر سکا۔ اور آپ کا سلسلہ دنیا میں پھیل گیا۔ لیکن عجیب بات یہ ہے۔ کہ مسٹر گرین کے عقیدہ کے مطابق اس معیار کی رو سے یسوع مسیح سچے نبی بھی ثابت نہیں ہوتے کیونکہ اس کے نزدیک وہ قتل کئے گئے۔ گویا درخت کاٹا گیا۔

پھر مسیح نے کہا وہ آگ میں ڈالا جاتا ہے۔ اور مسٹر گرین کے عقیدہ کے مطابق صلیب پر مرنے کے بعد دوزخ میں ڈالے گئے۔ اس پر بعض عیسائی حاضرین بول پڑے۔ کہ آپ تو ان کو نبی مانتے ہیں۔ میں نے کہا بے شک میں انہیں نبی مانتا ہوں۔ اس لئے میرا عقیدہ ہے کہ وہ صلیب پر لعنتی موت نہیں مرے۔ بلکہ طبعی وفات پائی۔

کیا مسیح مرنے کے بعد جی اٹھا؟

مسٹر گرین نے مسیح کی پیشگوئی کا ذکر کیا۔ کہ وہ مرنے کے بعد جی اٹھے گا۔ اور یہ کہ اسی غرض کے لئے وہ آیا تھا۔ میں نے انجیل یوحنا سے بتایا۔ کہ شاگردوں کو تو اس کے متعلق کوئی علم ہی نہیں تھا۔ کہ وہ مرنے کے بعد جی اٹھے گا۔ اس پر مسٹر گرین نے حیران ہو کر حوالہ طلب کیا۔ جو دکھایا گیا۔

سوالات کے جواب

سوالات کے وقت ایک شخص نے پورے وثوق سے کہا۔ کہ مسیح نے حضرت یحییٰ کا نام لے کر یہ نہیں کہا کہ وہ آنے والا ایلیا ہے۔ اسے بھی حوالہ دکھایا گیا۔ جس سے وہ متاثر ہوا۔ پھر ایک یہودی نے سوال کیا۔ کہ اسمٰعیلؑ حضرت ابراہیمؑ کے بیٹے نہیں سمجھے گئے تھے۔ صرف اسحاقؑ کو بیٹا قرار دیا گیا۔ اور یہ کہ موسیٰ سب سے بڑے نبی تھے۔ اور استثناء کے آخری باب کی یہ آیت بھی پیش کر دی۔ کہ اسرائیل میں اب تک موسیٰ کی مانند کوئی نبی نہیں اٹھا۔ جس سے خدا نے منہ درمنہ بات کی ہو۔ میں نے پیدائش سے حوالہ بتایا۔ کہ خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ سے حضرت اسمٰعیلؑ کے متعلق یہ کہا کہ میں اسے برکت دوں گا کیونکہ وہ تیری نسل ہے۔ پھر ختنہ عہد کی علامت تھی۔ اور حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے اسمٰعیل کا ختنہ کرا کر ثابت کر دیا۔ کہ وہ بھی عہد میں شامل تھا۔ پس حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد بابرکت اور ایک بڑی قوم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے ہوئی۔ استثناء کی آیت کے متعلق میں نے کہا۔ کہ اس سے تو میرا مدعا ثابت ہوتا ہے۔ کہ موسیٰ کی مانند نبی بنی اسرائیل سے نہیں ہوگا۔ ورنہ یہ آیت بے معنے ہو جائیگی۔ پس حضرت موسیٰؑ کی مانند بنی اسرائیل کے بھائیوں یعنی بنی اسماعیل سے ہونا تھا۔ چنانچہ مسیح نے فیصلہ کر دیا۔ کہ اس کے بعد اسرائیل سے آسمانی بادشاہت یعنی نبوت چھین لی جائے گی۔ اور دوسری قوم کو دی جائیگی یعنی بنی اسمٰعیل کو چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

زندہ نبی

مباحثہ اور سوالات کے ختم ہونے کے بعد ایک لیڈی نے کہا۔ کہ محمد اور باقی سب نبی مردہ ہیں۔ صرف یسوع مسیح آسمان پر زندہ ہے۔ میں نے کہا یسوع مسیح مردہ ہیں۔ اور ان کی قبر کشمیر میں موجود ہے۔ آپ ہندوستان جائیں اور اس کی زیارت کریں۔ اس نے کہا نہیں۔ ہمارا خداوند آسمان میں ہے وہ خدا کا بیٹا ہے وہ جب آئے گا۔ تو دنیا میں امن قائم ہو جائے گا۔ میں نے کہا۔ جیسے پہلی آمد کے وقت ہوا تھا۔ اس نے تو دوبارہ آمد کے متعلق بھی یہی کہا ہے۔ کہ نہ ماننے والوں کو ہمیشہ کی آگ میں پھینکا جائے گا۔ اور لکھا ہے۔ کہ ابن آدم آئے گا۔ اور وہ آ چکا ہے اصل میں تمہیں یسوع مسیح پر ایمان نہیں ہے۔ کہنے لگی کیسے۔ اس نے تو ہمارے لئے قربان ہو کر ہمیں گناہوں سے نجات دی۔ میں نے کہا ایسا باپ جو اپنے معصوم اکلوتے بیٹے کو بے دردی سے ذبح کرے۔ وہ رحیم و مشفق باپ نہیں ہو سکتا۔ خدا نے تو ابراہیمؑ کو بھی اپنا فرزند ذبح کرنے سے روک دیا تھا۔ پھر وہ خود ایسی بے رحمی کا مظاہرہ کیونکر کر سکتا تھا۔ میں نے کہا آپ بتائیں۔ کہ کیا خدا بغیر اس قربانی کے لوگوں کے گناہ معاف کر سکتا تھا یا نہیں۔ اس نے کہا نہیں یہ اس کے لئے ممکن نہ تھا۔ میں نے کہا دیکھا تمہیں یسوع مسیح پر ایمان نہیں ہے اُس نے تو کہا۔ اے خدا لوگوں کے نزدیک تو یہ ناممکن ہے۔ مگر تجھے ہر ایک قدرت ہے۔ تُو جو چاہے کر سکتا ہے۔ آخر میں اُس نے کہا

You don't know nothing

(یہ غلط محاورہ ہے جو عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے) میں نے کہا بالکل ٹھیک

Because nothing can not be known; but I know something

وہ بہت متاثر ہوئی۔ بعد میں ایک فلسطینی طالب علم ملا۔ اس نے پوچھا آپ ووکنگ سے ہیں۔ میں نے اپنا پتہ بتایا۔ اس نے کہا میں مسجد کسی جمعہ کو آؤں گا۔ جب عربی میں باتیں ہوئیں۔ تو اس نے بتایا کہ وہ قاضی یا کہا مفتی حیفا کا بیٹا ہے

آئندہ مباحثہ انشاء اللہ تعالیٰ ۵ رمئی کو ہوگا۔ اور موضوع مباحثہ مسیح اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا مقابلہ ہے۔ برادرم عبد العزیز صاحب اور عبد الوہاب خاں صاحب نے ہائڈ پارک سے باہر اشتہارات تقسیم کئے۔

ملاقاتیں

ان مباحثات کو سنکر مندرجہ ذیل اشخاص تحقیقات کے لئے آئے۔ مسٹر اور مس ٹامس۔ مسٹر سٹائن۔ مس Dodd اور مسٹر Oldham جن سے مختلف مسائل پر گفتگو ہوئی۔ اور لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا گیا۔ نیز ڈاکٹر ہیورڈ ایڈیٹر رسالہ Thoughts آیا۔ جس سے مسیح کے نزول اور الیاس کے مثیل یوحنا ہونے وغیرہ کے متعلق گفتگو ہوئی۔ دو کومب قید خانہ میں کچھ ہندوستانی بلیک مارکیٹ کے جرم کے مرتکب ہونے کی وجہ سے قید ہیں۔ گورنر نے ہمیں ان سے ملنے کے لئے لکھا تھا۔ ان سے جا کر ملا۔

متفرق امور

۱۔ مولوی نذیر احمد صاحب بشر مبلغ گولڈ کوسٹ اور مولوی الحاج نذیر احمد صاحب مبلغ سیرالیون اور الحاج حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ نائیجیریا۔ اور مولوی محمد شریف صاحب مبلغ بلاد عربیہ اور مرزا فتح محمد صاحب بصرہ کو ان کے آرڈرز کے مطابق "اسلام" کتاب کے نسخے بھیجے گئے۔ تقریباً آٹھ پونڈ کے یہ آرڈرز تھے۔ سید احمد رشدی کا خط ملبورن آسٹریلیا سے آیا تھا۔ انہوں نے لٹریچر طلب کیا تھا اور لکھا تھا۔ کہ وہ وہاں چھپوا لیں گے۔ اس لئے اشتہارات کی اور اسلام کی ایک کاپی انہیں بھیجی گئی۔

۲۔ ایام زیر رپورٹ میں چند مرتبہ ایئر ریڈ ہوئے۔ مگر ہمارے ڈسٹرکٹ میں کوئی نقصان نہیں ہوا۔

۳۔ احاطہ کی باڑ کی مرمت کروائی گئی۔ اور برادرم اکبر حسین احمد صاحب نے باغ کی درستی میں مدد دی۔ تمام دوستوں سے دعا کیلئے عاجزانہ درخواست ہے۔ والسلام

خاکسار جلال الدین شمس از لندن

گورداسپور کے دو ملازمین پولیس کی سزا کے متعلق مزید وضاحت

الفضل کی اشاعت مورخہ ۲۷ جون ۴۴ء میں ایک اطلاع بعنوان "گورداسپور کے دو پولیس افسروں کو چار چار ماہ قید کی سزا" شائع کی گئی ہے یہ اطلاع پربھات وغیرہ دیگر اخبارات لاہور میں بھی اسی عنوان سے شائع ہو چکی ہے۔ اس ضمن میں مزید وضاحت کے لئے لکھا جاتا ہے اصل سزا سو سو روپے جرمانہ کی ہے اور سزائے قید بصورت عدم ادائیگی جرمانہ ہے۔

ناظر امور عامہ

افسر کی گستاخی کرنے پر جرمانہ

چونکہ چودھری فضل احمد صاحب واقف زندگی مینیجر محمد آباد حلقہ غربی (سندھ) نے اپنے افسر کو ایک چٹھی میں گستاخانہ رنگ اختیار کیا ہے۔ لہذا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان پر ایک روپیہ جرمانہ کیا ہے اور "الفضل" میں اشاعت کا حکم فرمایا ہے۔

ذوالفقار علی خان انچارج تحریک جدید

شاہ مسکین میں جلسہ

جلسہ سالانہ بمقام شاہ مسکین تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ بتاریخ یکم دوم جولائی ۱۹۴۴ء قرار پایا ہے۔ احباب جلسہ میں شامل ہو کر ثواب جلیلہ حاصل کریں۔

سید ولایت شاہ امیر جماعت احمدیہ شاہ مسکین

فوری ضرورت

نظارت ہذا کو محتسب کی اسامی پر کرنے کیلئے ایک اچھے تعلیم یافتہ۔ ہوشیار۔ سمجھدار آدمی کی مستقل طور پر خدمات کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ خواہش مند اپنی درخواستیں جماعت کے پریزیڈنٹ کی سفارش اور تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔

ناظر امور عامہ

خادم صاحب کی علالت

بخار ابھی (۲۵ جون) تک نہیں اترا۔ پرسوں ٹمپریچر ۱۰۰ اور کل ۹۹۶ تھا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ درد دل سے صحت و عافیت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار برکت علی

وصیّت

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۲۴۰۷۔ بھاگن بی بی زوجہ شیخ دین محمد صاحب احمدی قوم شیخ عمر ۵۰ سال ساکن موگا ڈاکخانہ خاص ضلع فیروزپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت بالیاں نقرئی وزن ۱½ تولہ قیمتی ۱/۸/۱ مہر بذمہ خاوند مبلغ ۳۲/۶/- کل ۳۴/- روپیہ لیکن چونکہ عورت کی وصیت کا معیار کم از کم یکصد روپیہ کی مالیت ہے۔ اس لئے میں یکصد روپیہ کی مالیت کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں یہ کمی میں اپنے بچوں سے لے کر پوری کرتی ہوں اور یکصد روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ یعنی دس روپے نقد ادا کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر بوقت وفات میری اور کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اور اگر مجھے اپنی زندگی میں کسی قسم کی آمد ہوئی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کرتی رہوں گی۔ الامتہ:۔ بھاگن بی بی زوجہ شیخ دین محمد صاحب احمدی موگا۔ گواہ شد: شیخ دین محمد خاوند موصیہ گواہ شد: شیخ لعل محمد احمدی پسر موصیہ و کاتب وصیت۔ گواہ شد: محمد بشیر کٹی ڈیرہ۔

ضرورت

مجھے ایک محنتی دیانتدار نوجوان کی ضرورت ہے۔ جو ولکنائیزنگ کا کام کر سکتا ہو۔ سیکھا ہوا ہو تو بہتر ہے یا وہ جو سیکھنا چاہے۔ مجھ سے خط و کتابت کرے۔ میں ہر طرح کی سہولت پہنچانے کو تیار ہوں۔

المشتہر:۔ مینیجر یو پی ولکنائیزنگ ورکس متصل امپریل ٹاکی۔ دی مال۔ کانپور

خریداران الفضل کی خدمت میں

گزارش

جن احباب کا چندہ الفضل ۲۰ جولائی ۱۹۴۴ء تک کسی تاریخ تک ختم ہوتا ہے ان کی خدمت میں وی پی ۵- جولائی کو ارسال کر دیئے جائیں گے۔ احباب چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ یا وی پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔

مینیجر الفضل

حبّ ایارج فیقرا:۔ سر کی تمام بیماریوں کیلئے بہت مفید ہے۔ ایک روپیہ فی تولہ۔

طبیہ عجائب گھر قادیان

دہلی

صرف سرکاری مرکز ہی نہیں بلکہ تجارتی صنعتی لحاظ سے بھی مرکز ہے۔ ہر قسم کی اشیاء خام و ساختہ اور دیگر سامان تجارت ہمارے توسط سے خرید فرمائیں۔ نیز اپنے ساختہ سامان کی فروخت ہمارے ذریعہ سے کر کے اپنے کارخانہ کو جلد شہرت دیں۔ اور مستقل تعلقات اچھے کمشن فروش تاجروں سے پیدا کریں۔

آرسوکو پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ دہلی

تار کا پتہ:۔ آرسوکو دہلی

پنجاب کی حیرت انگیز ایجاد

سُرمۂ زعفرانی

ککروں اور دیگر امراض چشم کیلئے لاثانی ایجاد ہے ککرے نئے ہوں یا پرانے اس کے استعمال سے بہت جلد دور ہو جاتے ہیں۔ ککرے بہت سی امراض چشم کی جڑ ہیں۔ جیسے آنکھ کی سرخی جلن خارش آنکھ کا روشنی میں نہ کھلنا وغیرہ نظر میں کمی انہی کی وجہ سے آتی ہے۔ اس مرض سے نجات حاصل کرنے کے لئے آپ "سرمۂ زعفرانی" استعمال کریں۔ قیمت فی شیشی تین روپے۔ پیکنگ و محصول ڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ:۔ عزیز کار بالک انجن سٹورز نمبر ۱۳ آشوتوش مکرجی روڈ کلکتہ

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان کے حصہ داروں کی

سالانہ جنرل میٹنگ

مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۴۴ء بروز اتوار صبح ۷ بجے کمپنی کے صدر دفتر میں منعقد ہوگی۔ جملہ حصہ داران کو ایجنڈا بذریعہ ڈاک فرداً فرداً بھجوایا جا چکا ہے حصہ دار حضرات وقت معینہ پر تشریف لا کر مشکور فرمائیں۔

مینیجنگ ڈائرکٹر

مفتاح القرآن

یعنی

قرآن پاک کی ڈکشنری

اکثر اوقات بحث و مباحثہ یا تصنیف وغیرہ میں قرآن پاک کی آیت کی ضرورت پیش آتی ہے خواہ حافظ یا مولوی کیوں نہ ہو۔ آخر بندہ بشر ہے۔ بھول جانا لازمی امر ہے۔ اس وقت مزید دوسروں کے سہارے کی تلاش رہتی ہے۔ پس اس غرض کیلئے ہم نے مفتاح القرآن جس میں ستر ہزار حوالجات الگ الگ نکال کر یکجائی طور پر مرتب کر دیئے ہیں اور نہایت ہی مفصل بمعہ ہر متعلقہ آیت جملہ کے دیا گیا ہے۔ حوالہ میں پارہ رکوع نمبر آیت سورت تک دیا گیا ہے۔ ہر خاص و عام کا خیال رکھتے ہوئے سہولت و آسانی اس قدر پیدا کی گئی ہے کہ معمولی لکھا پڑھا انسان (مرد ہو یا عورت) جس آیت کی تلاش ہو فوراً آن واحد میں نکال سکتا ہے مفتاح القرآن کو بطور یادگار نہ صرف لائبریری میں جگہ دیں۔ بلکہ گھر میں جگہ دیں تاکہ بوقت ضرورت گھر بیٹھے کام آسکے۔ ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں۔ ایسی جامع اور مکمل قرآن آج تک شائع نہیں ہوئی باوجود کاغذ کی انتہائی گرانی نہ صرف نایابی کلیہ خوبیاں اور تقریباً ۸۰۰ صفحات کے پیش نظر ہدیہ صرف چار روپے علاوہ محصول ڈاک

کتاب گھر قادیان دارالانوار

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ننکانہ ۲۷ جون۔ ہندو سبھا کے جنرل سکرٹری کی طرف سے ہندو اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ ننکانہ میں اکالی ہندوؤں کو سخت تنگ کر رہے ہیں۔ کھیتوں میں رفع حاجت سے روکتے ہیں۔ کئی معزز شہریوں کو مجبور کیا گیا کہ وہ اپنا پاخانہ ہاتھوں سے اٹھائیں اور انہوں نے ایسا کیا۔

لاہور ۲۷ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ سکھوں کے ایک وفد نے وزیر اعظم پنجاب سے ملکر مطالبہ کیا کہ وزارت میں ایک سکھ وزیر کا اضافہ کیا جائے۔ مگر وزیر اعظم نے اس مطالبہ کو نامنظور کر دیا۔

کلکتہ ۲۷ جون۔ بنگال اسمبلی کے اپوزیشن لیڈروں نے ایک بیان کے ذریعہ گورنر بنگال سے مطالبہ کیا ہے کہ وزیر اعظم سر ناظم الدین سے استعفیٰ طلب کریں۔ یا وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریکوں پر بحث کے لئے اسمبلی کا خاص اجلاس بلائے جانے کا حکم دیں۔ ورنہ وہ جنبہ داری کے الزام سے بچ نہیں سکتے۔

دہلی ۲۷ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ جوتوں کی قیمتوں پر عنقریب کنٹرول ہونے والا ہے۔ جوتوں کی مختلف اقسام کی قیمتیں مقرر کر کے ہر جوڑے پر مہر لگانا ضروری قرار دے دیا جائے گا۔

جھانسی ۲۷ جون۔ سونے کی ایک سلاخ مالیتی چالیس ہزار روپیہ بمبئی سے کانپور بھیجی جا رہی تھی کہ جھانسی اور اوریل کے درمیان چلتی گاڑی سے غائب ہو گئی۔

امرتسر ۲۷ جون۔ بزازوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اعلیٰ کوالٹی کا کپڑا احکام متعلقہ کی اجازت کے بغیر فروخت نہیں کر سکتے ہاکروں کے لئے بھی اعلیٰ کوالٹی کے کپڑے کا کوٹا مقرر کر دیا گیا ہے۔

دہلی ۲۷ جون۔ دیسی کاغذ کی پیداوار بقدر تیس فیصدی کم ہو گئی ہے۔ اس لئے حکومت کاغذ کے خرچ میں کمی کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ درسی کتابوں کے لئے کاغذ میں بقدر پچاس فیصدی کمی کر دی گئی ہے۔ کاغذ کی تقسیم کا انتظام کنٹرولر سول سپلائز اور صوبائی حکام کے ذریعہ عمل میں لایا جائے گا۔ گویا راشن مقرر کر دیا جائے گا۔ بیرونجات سے بھی کاغذ منگوانے کا سوال حکومت کے زیر غور ہے۔

دہلی ۲۷ جون۔ حکومت ہند نے برطانوی ماہرین کی ایک جماعت کو دعوت دی ہے کہ امپریل کیمیکل انڈسٹریز کے ساتھ مل کر ہندوستان میں امینیا سلفیٹ کی تیاری کے امکانات پر غور کرے۔ ساڑھے تین لاکھ ٹن سالانہ مقدار کے حصول کی توقع ہے۔ ماہرین بہت جلد تفاصیل معلوم کرنے کے لئے ہندوستان کا دورہ شروع کرینگے۔

لنڈن ۲۷ جون۔ شربورگ پر قبضہ کے ساتھ یورپ کی آزادی کی مہم کا دوسرا دور ختم ہو گیا ہے فوجیں اتارنے کے صرف بیس روز بعد سمندر کے کنارے ایک مضبوط اڈے کا حاصل کر لینا بہت بڑی کامیابی ہے۔ شیربورگ کی بندرگاہ یورپ میں اول درجہ کی بندرگاہوں میں شمار کی جاتی ہے اس کے بیرونی حصہ میں بڑے سے بڑے جہاز بھی ہر موسم میں کھڑے رہ سکتے ہیں۔ اور اندرونی حصہ میں دس ہزار ٹن کے جہاز۔ ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ بندرگاہ کو جرمنوں نے کتنا نقصان پہنچایا ہے۔ مگر بندرگاہوں کی مرمت بہت جلد ہو سکتی ہے۔ اور اتحادیوں کو بحیرہ روم کی لڑائیوں میں اس کا کافی تجربہ ہو چکا ہے۔ ملبہ سے ضروری سامان نکالنے اور مرمت کرنے والا عملہ شیربورگ کی تسخیر سے قبل ہی چینل میں منتظر کھڑا تھا پانچ میل مشرق کی طرف ایک ہوائی میدان میں جرمن شدید مقابلہ کر رہے ہیں۔ جزیرہ نما کے شمال مغربی کونے پر بھی وہ ابھی جم کر لڑ رہے ہیں۔ نارمنڈی میں ٹی اور کان کے درمیان برطانوی فوج کئی میل آگے بڑھ گئی ہے۔ اور چار گاؤں پر قبضہ کر چکی ہے۔ اس نے کان سے کومو جانے والی سڑک کو کاٹ دیا ہے۔ اور اس علاقہ کے اتحادی جرنیل نے اگلے علاقہ کا دورہ کرنے کے بعد ایک بیان میں کہا کہ مجھے اپنی کامیابی کا پورا یقین ہے۔

لنڈن ۲۷ جون۔ اٹلی کے وسطی علاقہ میں جرمن بہت سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنا پورا زور یہیں لگا دیا ہے اور وہ کٹ کٹ کر لڑ رہے ہیں۔ رستہ رستہ کے ساتھ گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔

کانڈی ۲۷ جون۔ شمالی برما میں موگانگ کی مضبوط جاپانی چھاؤنی پر پوری طرح قبضہ ہو چکا ہے

لنڈن ۲۷ جون۔ ایک جرمن میڈ ایجنسی کا بیان ہے کہ شیربورگ میں بعض جنگی قیدیوں کے جنھوں نے فوجی وردی پہن رکھی تھی قتل کئے جانے کی اطلاع ملی ہے۔ اگر یہ خبر درست ثابت ہوئی۔ تو ہر جرمن قیدی کے عوض دس امریکن جنگی قیدی جان سے مار دیئے جائیں گے۔

لنڈن ۲۷ جون۔ اسوقت اٹلی میں اتحادیوں کے ساتھ ایک روسی ڈویژن بھی لڑ رہا ہے معلوم ہوا ہے کہ جرمنوں نے ۱۹۴۳ء میں خارکوف کی لڑائی کے بعد روس کی بہت سی قوموں کے سپاہیوں کو مرتب کیا تھا۔ اس فوج کا ایک بڑا حصہ روسی کے سوا اور زبان نہیں بول سکتا۔

لنڈن ۲۷ جون۔ اڑنے والے بموں کے بارہ میں ڈاکٹر گوئبلز جرمن عوام کو خوش کرنے کیلئے بے پرکی اڑا رہا ہے۔ چنانچہ کہا جا رہا ہے کہ ان سے لنڈن میں ایسی شدید آگ بھڑکی ہوئی ہے۔ کہ تاریخ عالم میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ حربہ جرمنی کے حق میں جنگ کو ختم کرنے میں بہت ممد ہوگا۔

فیروز پور ۲۷ جون۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے شہر میں برف کا کنٹرول پانچ پیسے فی سیر مقرر کر دیا ہے

لنڈن ۲۸ جون۔ سپریم ہیڈ کوارٹر سے اعلان ہوا ہے۔ کہ اتحادی فوجوں نے کانٹن سے سات میل جنوب مغرب کی طرف ایک ریلوے لائن کو پار کر لیا ہے۔ اس حملہ سے قبل جنرل منٹگمری نے ہوائی جہازوں سے مدد نہ لی تا دشمن کو خبر نہ ہو سکے کہ بڑا حملہ ہونے والا ہے۔ موسم بھی خراب تھا مگر اتحادی فوجیں کیچڑ میں آگے بڑھتی گئیں۔ فرانس کی تین ہفتہ کی لڑائی میں ستر ہزار جرمن مارے جا چکے ہیں۔ ہمارا نقصان بہت کم ہے۔ شیربورگ کی تسخیر کے بعد بارود سرنگ کے انداز سے فرانسیسی انتظام میں دے دیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۸ جون۔ روسی فوجوں کو سفید روس کے اڑھائی سو میل لمبے مورچے پر کچھ اور کامیابیاں ہوئی ہیں۔ وٹیبسک کے علاقہ میں جو پانچ جرمن ڈویژن گھیرے گئے تھے۔ اب انکا صفایا کیا جا رہا ہے۔ ان میں سے بیس ہزار جرمن مارے گئے۔ اور دس ہزار پکڑے گئے وٹیبسک سے پچاس میل آگے ایک اور اہم شہر بھی روسیوں نے لے لیا ہے۔ اور ماسکو سے منسک آنے والی بڑی ریلوے کے جنکشن اورشا پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ یہ شہر دریائے ڈنیپر کے کنارے پر واقع ہے۔ بابرسک کے علاقہ میں مزید پانچ جرمن ڈویژن گھیرے گئے ہیں۔ اورشا کی فتح کا ذکر مارشل سٹالن کے ایک خاص اعلان میں کیا گیا ہے۔ یہ تین سال جرمنوں کے قبضہ میں رہا اور اب روسیوں نے اس پر تین اطراف سے حملہ کر کے واپس لے لیا ہے۔

لنڈن ۲۸ جون۔ روس کے اڈوں سے اڑکر اتحادی طیاروں نے جرمنی کے مصنوعی تیل کے کارخانوں کو نشانہ بنایا۔ پانسو امریکن بمباروں نے بوڈاپسٹ کے آس پاس جرمن ٹھکانوں کی خبر لی۔